کرپٹو کرنسی پر معاصر لٹریچر کا مقاصد شریعہ کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ

Contemporary Literature on Crypto Currency: A Critical Analysis in Perspectives of Sharia Objectives

حافظ محمد حسن محمود *

ڈاکٹر الطاف حسین لنگڑیال **

ABSTRACT

Crypto Currency is nowadays predictable as one of the significant advanced areas in the field of Islamic Finance. This has led to the initiation of crypto currency projects in various Islamic countries via the setup of crypto currency exchange. It is imperative for the progress of the crypto currency economy to understand whether the crypto currency is halal for Muslims or otherwise. Most of the existing written work regarding crypto currency has name bitcoin that the most famous type of crypto currency. Work about contemporary literature is an essential and inevitable part of Islamic Sciences. Scholastic and historical essence of beliefs and commandments including social values lie in manuscripts. Manuscripts not only introduce new generation with predecessors but also provide principles leading towards future destination. Manuscripts. Enable one to recognize human being and it becomes possible to look through embrasure of the past. These reflect one's familiarity with evolutionary phases as well as dogmatic thoughts. Here is presented a brief introduction of repository of contemporary literature on Bitcoin written by well-known Scholars. Academic literature should depict the contemporary thoughts and must address the issues of the time. In this article contemporary discourse about crypto currency has been analyzed. It explains the legitimacy of crypto in the light Maqasad-e-Shariah. The scholars in favour of its legitimacy argues that crypto currency can be used became it is a form of asset. On the other hand three reasons given for its ill-legitimacy in the contemporary literature are:

1. It is an illegal trade.
2. It is not checked by any concerned auditing authorities.
3. The trade of this currency is not safe.

Keywords: *Crypto Currency, Islamic Jurisprudence, Analysis Study, Contemporary literature.*

---

* ریسرچ اسکالر پی ایچ ڈی، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

** پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ بہاء الدین زکریا یونیورسٹی ملتان

معاشی دنیا میں سائنس کی نت نئی ایجادات میں سے ڈیجیٹل کرنسی ہے۔اس کرنسی کی تخلیق نیٹ ورک کے ذریعے ہوتی ہے۔اس کرنسی کو ورچوئل، ڈیجیٹل، الیکٹرانک یا کرپٹو کرنسی سے موسوم کیا جاتا ہے۔عربی میں اس کے لیے العملۃ المشرفہ اور النقد الالکترونی الافتراضی کے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔اس کی متعدد اقسام میں سے معروف قسم بٹ کوائن ہے۔ہر بٹ کوائن سکے کی مانند ایک اکائی ہے، قابلِ انتقال ہے یا ایک رجسٹر کی طرح ہے جس میں فقط نام تبدیل ہوتے ہیں۔؟ ان تمام امور کو اس کرنسی کے تخلیقی نظام / مائننگ سے سمجھا جا سکتا ہے۔اس کی تخلیق اور رواج کا سلسلہ صارفین کے تعامل سے ہوتا ہے۔ اس کے اوصاف، قیمت لگانے کے طریقے اور تخلیق کی فنی حیثیت کو معاصر لٹریچر کے تناظر میں زیر بحث لایا گیا ہے۔اس کرنسی کے لیے محرک یہ تصور بنا کہ ایک ایسی کرنسی ہو جس کے لیے بینکنگ اور متعین ثالث کی ضرورت نہ ہو اور نہ ہی ادائیگی کے بعد رقم واپس لینے کا خدشہ ہو۔

اسلام کا ابدی نظام اس بات کا ضامن ہے کہ ہر دور میں پیش آنے والے مسائل کا عملی حل پیش کرے۔معاشی نظام میں زمانے کے مطابق رجحانات کا سلسلہ رہا ہے البتہ موجودہ اور گذشتہ صدی میں سائنسی ترقی کی بناء پر ہر میدان میں حیران کن امور رونما ہوئے ہیں۔صرف ایک دہائی کے قلیل عرصہ میں عالمی سطح پر نہ صرف بحث کا عنوان بنا بلکہ معاشی نظام کا حصہ بن کر سامنے آنے والی نقود کی جدید شکل کو کرپٹو یا ڈیجیٹل کرنسی کے نام سے جانا جاتا ہے۔امسال اور گذشتہ دو سالوں میں اس کرنسی کی مائننگ میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے جو اس کی جانب بڑھتی ہوئی دلچسپی کا ثبوت ہے۔

تعارف:

"ستوشی ناکا موتو" نے ۲۰۰۸ء میں ایک ایسی کرنسی کا تصور پیش کیا جو کسی خاص ادارے یا حکومت کے ماتحت نہ ہو بعد ازاں دیگر ماہرین کی شمولیت کے ساتھ باقاعدہ کام شروع ہوا، ۲۰۰۹ء میں پہلی ٹرانزیکشن ظہور پذیر ہوئی۔ ۲۰۱۰ء میں بٹ کوائن سافٹ ویئر ایک واضح شکل میں سامنے آیا، دس ہزار ۱۰۰۰۰ بٹ کوائنز دے کر پاپا جونز سے دو پیزا خریدے گئے، اس طرح سے دنیا پروگرام ایبل منی (Programmable Money) سے متعارف ہوئی۔ حیران کن بات یہ ہے کہ ۱۹۹۴ء میں پہلی آن لائن ٹرانزیکشن میں بھی پزا ہٹ (Pizza Hut) سے پیزا خریدا گیا تھا۔[1]

۱۔ عثمانی، ذیشان الحسن- ثناء رشید، "بلاک چین اور کرپٹو کرنسی"، گفتگو پبلی کیشنز، اسلام آباد، جولائی ۲۰۲۰ء، ص 52,53

اس کرنسی کی تخلیق و وجود کے حوالے سے مائننگ کو سمجھنا ضروری اور بنیادی شے ہے۔ اس کرنسی کے بنانے والے افراد کے لیے کوئی خاص شرائط نہیں ہیں بلکہ وہ عوام الناس میں سے عام افراد ہوتے ہیں جو اسے جاری کرتے اور اس کا نظام چلاتے ہیں۔ مقبولیت کے حساب سے اس کرنسی کی قیمت میں کمی بیشی کا سلسلہ ہوتا ہے، ان دنوں بٹ کوائن کی قیمت بیس ہزار ڈالر تک پہنچ چکی ہے۔ اسے ہندسوں سے حسی خارجی وجود میں تبدیل نہیں کیا جاتا جس سے افراطِ زر پیدا ہوتا ہے، البتہ جزوی طور بی ٹی ایم (BTM) کے ذریعے مروجہ کرنسی حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس کرنسی کا تصور مختلف ادوار و مراحل سے گزر کر موجودہ حالت و کیفیت تک پہنچا ہے لیکن ان مراحل کو زیادہ وقت انتظار نہیں کرنا پڑا۔

بلاک چین سسٹم کی بنیاد پر تمام ورچوئل کرنسیاں کام کر رہی ہیں۔ یہ سسٹم کئی کمپیوٹرز کو آپس میں جوڑتا ہے اور اس طرح آپس میں لین دین اور تبادلہ ممکن بناتا ہے۔

Blockchain is an open spread register which is reachable to everybody, in which everyone (under special conditions) can make entries, and which has been made secure using composite mathematics. This is the elementary concept. Blockchain a decentralized account which keeps a sequential record of transactions.[1]

"The blockchain is the public ledger of all Bitcoin transactions that have been executed.[2]

بلاک چین یا منقسم کھاتہ ایک ایسا ڈسٹری بیوٹر لیجر ہے جو وقوع پذیر ہونے والی جملہ ٹرانزیکشنز کا وقت کے تعین کے ساتھ مکمل ریکارڈ محفوظ رکھتا ہے۔ اس نیٹ ورک سے جڑے ہوئے ہر شخص کے پاس اِس کی مکمل کاپی ہوتی ہے۔ جس وقت کسی کی جانب سے کوئی تبدیلی یا کوئی ٹرانزیکشن ہوتی ہے تو تمام ممبران کے کھاتے اس کے مطابق نئی تبدیلیاں محفوظ کرتے چلے جاتے ہیں۔ اگر کوئی ممبر کسی جعلی کاروائی کو ریکارڈ کروانے کی سعی کرے گا تو باقی افراد اُسے مسترد کر دیں گے کہ اُن کے پاس کاپی میں اس ٹرانزیکشن کا وجود نہیں ہوگا۔

1۔ Othmani, Zeshan ul Hassan, Introduction To Block Chain with Case Studies, Gufhtugū Publications Islamabad, Pakistan, Page ۷۱-۷۲

2۔ Swan Melanie, "Blockchain: Blueprint for new economy", O Reilly Publisher, page 10

کرپٹو کرنسی / بٹ کوائن: اہمیت و رجحانات:

اس کرنسی کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ ۲۰۱۵ء میں بٹ کوائن کو ایک لاکھ سٹور قبول کرتے تھے اور ۲۰۱۷ء میں صرف جاپان میں دو لاکھ ساٹھ ہزار بڑے اسٹور بٹ کوائن کو ادائیگی کے لیے قبول کر رہے تھے۔ امریکہ اور برطانیہ میں اس کرنسی کی قبولیت دیدنی ہے۔

کرپٹو، ڈیجیٹل یا ورچوئل یعنی غیر مادی یا مجازی زر کی معروف قسم کا نام بٹ کوائن ہے اس لیے اس کرنسی پر ہونے والے کام کا وافر حصہ بٹ کوائن کے نام سے منصہ شہود پر وارد ہوا ہے۔ ایک ایسا زر جو کہ ہندسوں کی شکل میں برقی ذرائع کے ذریعے ظاہر ہو، اس پر کوئی قانون جاری نہیں ہوتا، بٹ کوائن کی مزید چھوٹی اکائیاں بھی ہیں جن کے ذریعے سے کم قیمت کی ادائیگی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔

بٹ کوائن کی تخلیق اور معاملات کی دیکھ بھال میں حکومتی مداخلت نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ کسی ملک کی ملکیت میں ہے اس لیے ایکسچینج ویلیو پر اثر انداز ہونے والے عوامل جیسا کہ سیاسی استحکام، تجارتی خسارے، انٹرسٹ ریٹ وغیرہ کا بٹ کوائن کی رسد و طلب پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔[۱]

کرپٹو کرنسی کا دیگر مروجہ کرنسیوں مثلاً ریال اور ڈالر سے موازنہ کیا جاسکتا ہے، مروجہ کاغذی زر اور کرپٹو کرنسی میں نمایاں فرق ہے۔ سب سے اہم فرق یہ ہے کہ کرپٹو کرنسی یا بٹ کوائن مکمل طور پر ایک ڈیجیٹل کرنسی ہے جس کا وجود فقط انٹرنیٹ تک ہے، خارجی دنیا میں اس کا کوئی جسمانی وجود نہیں۔ بٹ کوئن کرنسی کے پیچھے مروجہ کرنسی کی طرح کوئی طاقتور مرکزی ادارہ مثلاً مرکزی بینک نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ متحدہ امریکا کے وزارت خزانہ نے اسے ڈی سینٹر لائزڈ کرنسی (Decentralized Currency) قرار دیا ہے، کیونکہ اس کرنسی کو ایک فرد ذاتی طور پر دوسرے کو بھیج سکتا ہے، اس کے لیے کسی بینک یا حکومتی ادارہ کی وساطت درکار نہیں ہوتی۔ البتہ آن لائن ادائیگی میں کرپٹو کرنسی کو دیگر مروجہ کرنسیوں کی طرح ہی استعمال کیا جاسکتا ہے۔[۲]

لوگوں میں کرپٹو کرنسی اور خاص طور پر بٹ کوائن کا رجحان تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ اس کرنسی کے قائلین و شائقین کے بقول یہ ایک ایسی اختراع ہے، جسے آخر کار لوگوں کو اپنانا ہوگا۔ گذشتہ دہائی سے کرپٹو کرنسیز کے بڑھتے ہوئے رجحان سے بھی عیاں ہے کہ نئی ٹیکنالوجی کو جلد یا بدیر سب اپنا کے ہی رہیں گے۔ ایسٹونیا، ریاست ہائے متحدہ

۱۔ پراچہ، محمد اویس، مفتی، "ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حیثیت"، جامعۃ الرشید، کراچی، طبع اول ۲۰۱۸ء، ص ۱۱۹

۲۔ Antonopoulos, "Mastering Bitcoin" page:117, O Reilly Publisher,

امریکہ، ڈنمارک، سویڈن، جنوبی کوریا، نیدر لینڈ، فن لینڈ، کینیڈا، برطانیہ اور آسٹریلیا دنیا کے سر فہرست دس ممالک (Top Ten Countries) ہیں، جن کی عوام یا حکومت نے یا پھر دونوں نے اس جدید ٹیکنالوجی کو فوراً ہی اپنا لیا تھا۔[۱]

بٹ کوائن ہر ایک کے لیے دستیاب (Open Source) منصوبہ ہے اور اس کا کوڈ بہت سے دوسرے سافٹ ویئر کے منصوبوں میں بنیاد کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بٹ کوائن چونکہ کرپٹو کرنسی کی اولین ایجاد تھی اس لئے اس میں کچھ کمی کا رہ جانا ایک معمول کی بات ہے۔ ایک نمایاں کمی ٹرانزیکشنز کی معلومات کو خفیہ رکھنا ہے جسے بٹ کوائن حل نہیں کرتا۔ اس خامی کا نتیجہ یہ نکلا کہ کرپٹو کرنسی کی دنیا میں ایک نئی قسم وجود میں آئی جس کا نام انونیمس (بے نام) کرپٹو کرنسیز رکھا گیا۔ یہ بے نام کرنسیز دو طرح کی ہو سکتی ہیں۔ ۱۔ میٹا کوائنز ۲۔ آلٹ / متبادل کوائنز میٹا کوائنز کو بٹ کوائن کے بلاک چین پر بے شمار پروٹوکول کی تہوں کو تشکیل دے کر لاگو کیا گیا ہے۔ میٹا کوائنز کی اقسام میں رنگین سکے، ماسٹر کوائنز اور کاونٹر کوائنز نمایاں ہیں۔ آلٹ کوائن کو بٹ کوائن کے متبادل کے طور پر شمار کیا جاتا ہے جن کا مقصد بٹ کوائن کی خامیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے تخلیقی ڈھانچے میں کچھ ترامیم کر کے ان کو اور بہتر بنانا ہے۔ کرپٹو کرنسیز کی اقسام ہزاروں کی تعداد میں ہیں، جن میں روز افزوں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ تعارفی طور پر آلٹ کوائنز کی چند اقسام کے نام ذکر کیے جاتے ہیں۔ نیم کوائن، لائٹ کوائن، پیئر کوائن، ایتھریم اور ایتھریم کلاسک، بٹ کوائن پلس، ریپل، ڈیش، برسٹ کوائن، آیوٹا، نم اور اسٹاٹ کوائن۔[۲]

بٹ کوائن اے ٹی ایم:

کیش کی ادائیگی بذریعہ مشین کرنے کے لیے دنیا کی پہلی اے ٹی ایم آج سے تقریباً نصف صدی قبل ۱۹۶۹ء میں استعمال میں لائی گئی۔ شیفرڈ بیرن نام کے شخص نے ۱۹۶۷ میں اے ٹی ایم مشین بنا کر یہ آئیڈیا بارکلے بینک کو پیش کیا۔ اس کی تنصیب این فیلڈ، شمالی لندن میں ہوئی۔[۳] جب کہ بٹ کوائن کو کاغذی زر کی صورت میں حاصل کرنے کے لیے اولین اے ٹی ایم کی تنصیب ۲۰۱۳ء ہوئی۔

۱۔ عثمانی، ذیشان الحسن۔ ثناء رشید، "بلاک چین اور کرپٹو کرنسی"ی، گفتگو پبلی کیشنز، اسلام آباد، جولائی ۲۰۲۰ء، ص ۹۳

۲۔ کوائن مارکیٹ کیپ ڈاٹ کام (coinmarketcap.com)

۳۔ عثمانی، ذیشان الحسن۔ ثناء رشید، "بلاک چین اور کرپٹو کرنسی"، گفتگو پبلی کیشنز، اسلام آباد، جولائی ۲۰۲۰ء، ص ۵۱

دنیا میں کل چھیاسٹھ (٦٦) ممالک میں بٹ کوائن کے اے ٹی ایم نصب ہیں جن کی کل تعداد ۲۳۰۹ ہیں۔ بٹ کوائن کی خرید پر اے ٹی ایم فیس کی لاگت اوسط 9.55 فی صد آتی ہے اور فروخت پر سات ۷ فی صد اوسط لاگت آتی ہے۔ بٹ کوائن اے ٹی ایم والے ممالک کی فہرست میں اسلامی دنیا سے سعودی عرب، ملائیشیا اور انڈونیشیا موجود ہیں۔[1]

ذیشان الحسن عثمانی نے اپنی کتاب میں کتابت کے وقت کی تعداد درج کی ہے۔ حالیہ تعداد پانچ ہزار سے تجاوز کر چکی ہے اور اس قدر تنصیبات میں صرف چھ سال کا عرصہ لگا ہے۔ ان مشینوں کو 'بی ٹی ایم' کہا جاتا ہے۔

چونکہ کرپٹو کرنسی بارے زیادہ رجحان متحدہ امریکہ میں پایا جاتا ہے تو صرف امریکہ میں بی ٹی ایم مشینوں کی تعداد دو ہزار سے زائد ہے۔

کوائن اے ٹی ایم ریڈر ڈاٹ کام coinatmtrader.com کے مطابق پہلی بٹ کوائن کی اے ٹی ایم نے ۲۰۱۳ میں کام کا آغاز کیا اور اب ۲۰۲۰ میں ان کی تعداد دنیا بھر میں چار ہزار ۴۰۰۰ سے زائد ہو چکی ہے جن میں سے آدھے سے زیادہ متحدہ امریکہ میں قائم ہیں۔

The foremost Bitcoin ATM went into facility in 2013, and presently there are more than 4,000 BTMs universal- More than half of them are in the U.S., and 70 right here in Philadelphia.[2]

زیادہ تر مشینوں سے کاغذی زر کے عوض بٹ کوائن مل سکتے ہیں مگر بٹ کوائن کے بدلے کیش بہت کم بی ٹی ایم پر دستیاب ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ تقریباً ایک صدی پہلے بینکوں سے سونے کے بدلے کاغذی کرنسی لینا بہت آسان جبکہ کاغذی کرنسی کے بدلے سونے کا سکہ لینا بہت ہی مشکل تھا۔ بٹ کوائن اے ٹی ایم کو استعمال کرنے کے لیے روایتی تصدیقات کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی سیونگ اکاؤنٹ کی ضرورت ہے بلکہ کوئی بھی فرد رقم داخل کر کے اس کے بدلے بٹ کوائن کو حاصل کر سکتا ہے۔

کرپٹو کرنسی پر معاصر اردو لٹریچر:

کرپٹو کرنسی کو منصہ شہود پر آئے گیارہ سال کا عرصہ بیت چکا ہے۔ اس قلیل عرصے میں اس کی بابت دنیا کی مختلف زبانوں میں لکھا گیا ہے اور تا حال یہ سلسلہ جاری ہے۔ زیادہ قلمی کام انگریزی زبان میں ہوا، جبکہ عربی اور

۱۔ "بلاک چین اور کرپٹو کرنسی"، گفتگو پبلی کیشنز، اسلام آباد، جولائی ۲۰۲۰ء، ص ۱۲۳، ۱۲۲

۲۔ زیرو ہیج ڈاٹ کام (zerohedge.com) بی ٹی ایم کی تعداد میں اضافے بارے معلومات کے لیے متعدد ویب سائیٹ تازہ ترین تعداد سے آگاہ کرتی ہیں جیسا کہ کوائن مارکیٹ کیپ ڈاٹ کام (coinmarketcap.com) کوائن اے ٹی ایم ریڈر ڈاٹ کام coinatmtrader.com

اردو میں بھی باقاعدہ مضامین، مقالات اور کتب لکھی جاچکی ہیں۔اس مضمون میں تینوں زبانوں (اردو، عربی اور انگریزی) میں کیے گئے معاصر قلمی کام کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

بٹ کوائن، بلاک چین اور کرپٹو کرنسی:

ذیشان الحسن عثمانی کی یہ کتاب اپریل ۲۰۱۸ء میں بٹ کوائن، بلاک چین اور کرپٹو کرنسی کے نام سے گفتگو پبلی کیشنز، اسلام آباد نے شائع کی۔ اردو زبان میں کرپٹو کرنسی کے عنوان پر ایک منفرد کتاب ہے، جس میں نقود کے ماضی، حال اور مستقبل پر کلام کیا گیا ہے۔ اس کے مشمولات میں بلاک چین کا تعارف، تکنیکی ماہیت اور تعریف کو ذکر کیا ہے، جس میں تصاویر کو نقل کر کے بالترتیب مراحل کو سمجھانے کی سعی کی گئی ہے۔اس کے بعد بٹ کوائن کا تعارف، آغاز، مائننگ، ٹرانزیکشنز، بلاک کا سائز اور ٹارگٹ ویلیو اور مائننگ ڈیفیکلٹی کو بیان کیا ہے۔اس کتاب کی انفرادیت یہ ہے کہ کتاب کے مصنف ذاتی طور پر اس کرنسی کے نظام سے عملاً وابستہ ہونے کے ساتھ ماہرین سے باقاعدہ مربوط ہیں۔یہ کتاب کل ۳۵۷ صفحات پر محیط ہے۔

کتاب ہذا میں عالمی سطح پر کرپٹو کرنسی بارے رجحان پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔"بین الاقوامی سطح پر بٹ کوائن کی قانونی حیثیت بارے ممالک کا رویہ مختلف ہے۔کچھ ممالک کرپٹو کرنسی کے گلوبل وکلاء بن گئے ہیں، جبکہ دیگر نے اسے مختلف رنگ دے کر مکمل طور پر ممنوع قرار دے دیا ہے۔ جاپان کا نام قابلِ ذکر ہے جس نے بٹ کوائن کو قانونی ٹینڈر کے طور پر قبول کیا ہے۔جب کہ دوسری طرف بنگلہ دیش نے ۲۰۱۴ء میں یہ قانون پاس کیا تھا کہ اگر کوئی فرد ورچوئل کرنسی / کرپٹو کرنسی استعمال کرتا ہوا پکڑا گیا تو اسے ۱۲ سال تک کی جیل کی سزا سنائی جائے گی۔ ویت نام نے سب سے پہلے ۲۰۱۴ء میں بٹ کوائن پر پابندی لگائی، اگست ۲۰۱۷ء میں یہاں کے وزیر اعظم بٹ کوائن اور دیگر کرپٹو کرنسیوں کو پیسوں کی ادائیگی کے طور پر تسلیم کرنے کے منصوبے بنا ہی رہے تھے کہ اکتوبر میں ایک دم پھر سے بٹ کوائن پر مکمل پابندی لگادی گئی اور ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا کہ ۲۰۱۸ء کے آغاز سے اگر کوئی فرد کرپٹو کرنسی استعمال کرتا ہوا پکڑا گیا تو اس پر جرمانہ عائد کیا جائے گا۔[1]

بیاسی ۸۲ ممالک کی کرپٹو کرنسی بارے ملکی سطح پر قانون سازی یا رجحان کو ذکر کیا گیا ہے۔اس کتاب کے مطابق پاکستان کی حکومتی سطح پر اس کرنسی کی حیثیت متنازعہ ہے، باقاعدہ طور پر کوئی موقف اختیار نہیں کیا۔[2] حال ہی

۱۔ عثمانی، ذیشان الحسن، "بٹ کوائن، بلاک چین اور کرپٹو کرنسی"، گفتگو پبلی کیشنز، اسلام آباد، اپریل ۲۰۱۸ء، ص ۱۲۲، ۱۲۱

۲۔ "بلاک چین اور کرپٹو کرنسی"، گفتگو پبلی کیشنز، اسلام آباد، جولائی ۲۰۲۰ء، ص ۱۱۴

میں خیبر پختونخواہ صوبائی اسمبلی میں بٹ کوائن کو قانونی حیثیت دینے کے حوالے سے قرارداد منظور ہونے کی خبر جیو نیوز پر نشر کی گئی۔

کرپٹو کرنسی کی تکنیکی تفصیلات کو ذکر کرنے کے ساتھ اس کرنسی بارے علمائے کرام سے چند سوالات کیے گئے ہیں۔ یہ سوالات معروف اہل علم اور مفتیان کو ارسال کیے گئے، جن سے جوابات موصول ہوئے وہ بھی اور دیگر میسر فتاویٰ بعینہ نقل کر دیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں علماء کرام سے بٹ کوائن کی شرعی حیثیت کی وضاحت طلب کرنے کے حوالے سے دس ۱۰ سوالات کیے گئے ہیں۔ سوالات کی ساکھ بتاتی ہے کہ سائل و کاتب کا رجحان اس کے جواز کی جانب ہے۔[1]

پیسہ اور زر کی تعریف، زر اور کرنسی میں فرق پر سوال کرنے کے بعد تیسرے سوال میں ان تعریفات کا ماخذ دریافت کیا گیا ہے کہ وہ نصوصِ قرآن و حدیث ہیں یا ائمہ کرام کے اقوال ہیں؟ اگلے تین سوالوں میں بالترتیب بلاک چین، کرپٹو گرافی اور کرپٹو کرنسیز کی اقسام بارے شرعی حکم بارے سوال کیا گیا ہے۔ جزوی طور پر کرپٹو کرنسی کے غلط استعمال کو مطلق ناجائز کی دلیل بنایا جائے گا؟ عدم جواز کی وجہ عوامی فلاح ہے نہ کرنسی بذات خود حرام ہے؟ جدید ٹیکنالوجی کی مثال ائمہ کرام کے ہاں نہیں ملتی جیسا کہ فیس بک، انسٹا گرام، آن لائن بینکنگ۔ ان نئی ایجادات کا علم حاصل کرنا شریعت کے مزاج کے مطابق ہے یا نہیں؟ آخری سوال میں حکومتی کرپشن اور مرکزی اداروں پر عدم اعتماد کی بناء پر متبادل نظام کی گنجائش ہوگی یا ظلم برداشت کرنا ہوگا؟[2]

صراحت کی گئی ہے کہ مذکورہ بالا سوالات کو ملک پاکستان کے آٹھ (۸) دار الافتاء اور مدارس کو ارسال کیا گیا، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) جامعہ بنوریہ العالمیہ، کراچی پاکستان، (۲) جامعۃ الرشید، کراچی پاکستان (۳) دارالافتاء اہلسنت، کراچی پاکستان (۴) دارالافتاء مدینۃ العلم، کراچی پاکستان (۵) زہرہ اکیڈمی، کراچی پاکستان (۶) جامعہ حوزہ کوثر، اسلام آباد (۷) مدرسہ الزہرا، کراچی پاکستان (۸) جامعہ دارالعلوم کراچی، پاکستان[3]

۱۔ "بلاک چین اور کرپٹو کرنسی"، ص ۲۷۳-۲۷۴

۲۔ ایضاً

۳۔ "بلاک چین اور کرپٹو کرنسی"، ص ۲۷۵

بلاک چین اور کرپٹو کرنسی (جدید ایڈیشن):

گفتگو پبلی کیشنز، اسلام آباد سے ہی ذیشان الحسن عثمانی نے ثناء رشید کی شراکت کے ساتھ جولائی ۲۰۲۰ء میں اپنی سابق کتاب "بٹ کوائن، بلاک چین اور کرپٹو کرنسی" کو حذف واضافے کے ساتھ بنام "بلاک چین اور کرپٹو کرنسی" شائع کروایا۔ اس جدید طباعت میں جن مباحث کا اضافہ کیا گیا، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

کرپٹو کرنسی سے پیسے کیسے کمائیں؟

فیس بک لبرا کا تعارف، پائی نیٹ ورک کا تعارف، ہائپر لیجر کا تعارف، کرپٹو کرنسی اور بلاک چین کے کورسز، کتابوں کی فہرست، ایتھریم (Ethereum) وائٹ پیپر وغیرہا اضافی ابواب شامل کیے گئے ہیں۔ جبکہ ابتدائی نصف سے زائد کتاب میں مکمل یکسانیت ہے۔[۱]

دلچسپ بات یہ ہے کہ اضافے کی حامل کتاب کا حجم سابق کتاب سے کم ہے۔ اولین اشاعت کے کل صفحات ۳۵۷ ہیں، جبکہ اشاعت دوم میں کل صفحات ۳۲۶ ہیں۔ اس کی وجہ فتاویٰ کو حذف کرنا ہے۔ اولین اشاعت میں ۸۲ صفحات پر علماء ومفتیان کرام کی آراء کو نقل کیا گیا تھا جبکہ اشاعت دوم میں یہ فتاویٰ منقول نہیں ہیں۔[۲]

جدید ایڈیشن میں فتاویٰ کو شامل نہ کرنے کی وجہ ذیشان الحسن عثمانی سے فیس بک میسنجر کے ذریعے دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ مزید کوئی جواب موصول نہیں ہوا، لہذا جدید ایڈیشن میں مطبوعہ فتاویٰ کو مکرر طور پر ذکر نہیں کیا گیا ہے۔

بٹ کوائن کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم:

"بٹ کوائن کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم" مفتی سلمان مظہری کی تحریر ہے۔ ایتھیکل بزنس کنسلٹنٹس نے ۲۰۱۸ء میں شائع کی، اس میں بٹ کوائن کے فوائد ونقصانات اور اس کرنسی کو حاصل کرنے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ اس رسالے میں بٹ کوائن کی ماہیت بارے تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔۔ اس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے کہ آغاز میں مولانا شعیب اللہ خان کی تقریظ کے بعد اس موضوع کی اہمیت ذکر کی گئی ہے۔ اس کے بعد دنیا کے کرنسی نظام میں ہونے والی تبدیلیوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔ بعد ازاں بٹ کوائن کی وجہ تسمیہ، بناوٹ اور طریقہ استعمال، اس کی پشت پر موجود بلاک چین ٹیکنالوجی کی تفصیل اور اس کے حصول کے طریقہ کار کو بیان کیا ہے۔ استعمال کے غلط

۱۔ عثمانی، ذیشان الحسن- ثناء رشید، "بلاک چین اور کرپٹو کرنسی"، گفتگو پبلی کیشنز، اسلام آباد، جولائی ۲۰۲۰ء، ص ۵،۶

۲۔ "بلاک چین اور کرپٹو کرنسی"، گفتگو پبلی کیشنز، اسلام آباد، جولائی ۲۰۲۰ء، ص ۵،۶

طریقے اور پیپر کرنسی سے اس کا موازنہ کرنے کے ساتھ اس کی قیمت کے اتار چڑھاؤ، اس کے جوا ہونے یا نہ ہونے، اس کی مقبولیت کے راز، فوائد و نقصانات کو تحریر کیا ہے۔ کتاب کے اختتام پر اصل عنوان یعنی اس میں سرمایہ کاری کرنے کے جواز و عدم جواز بارے شرعی حکم بیان کیا ہے۔ شرعی حکم کو بیان کرنے کے لیے دارالعلوم دیوبند سے جاری ہونے والے دو فتاوی کو نقل کرنے پر انحصار کیا گیا ہے۔

چنانچہ مرقوم ہے "بٹ کوائن یا کسی کرپٹو کرنسی کو فقط فرضی طور پر کرنسی کہا جاتا ہے۔ یہ حقیقی کرنسی نہیں ہے۔ نیز کسی بھی ڈیجیٹل کرنسی میں واقعی کرنسی کی بنیادی خوبیاں نہیں پائی جاتیں۔ نیز ڈیجیٹل کرنسی کے کاروبار میں سٹہ بازی اور سودی کاروبار کا پہلو معلوم ہوتا ہے، اس لیے بٹ کوائن یا کسی دیجیٹل کرنسی کی تجارت بھی فاریکس ٹریڈنگ کی طرح ناجائز ہے، لہذا اس کاروبار سے پرہیز کیا جائے"[1]

اس رسالے پر مفتی محمد اویس پراچہ پر نے ایک علمی جائزہ بنام "بٹ کوائین کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم "مصنفہ مفتی سلمان مظاہری صاحب، ایک مختصر علمی جائزہ" رقم کیا ہے، جس میں انہوں نے اس رسالہ کے حوالہ سے اپنی آراء کا تحقیقی اسلوب پر تجزیہ پیش کیا ہے۔

حسی وجود کے فقدان بارے تحفظات:

مفتی سلمان مظاہری کا کہنا ہے " کرپٹو کرنسی کو اصطلاح میں مجازی / غیر حسی کرنسی (Virtual Currency) کہا جاتا ہے۔ ایک ایسی کرنسی جو اپنا کوئی ظاہری وجود کسی بھی شکل میں نہیں رکھتی، اس کا وجود تو فقط بعض نمبروں کی شکل میں ہوتا ہے اور یہ کسی برقی آلہ و ذریعہ کے بغیر دیکھے نہیں جاسکتے اور نہ ہی ان کو کسی کام میں لایا جاسکتا ہے"۔[2]

"ظاہری وجود نہ ہونے" کی بناء پر ایک فتوی جاری کیا گیا ہے جو کہ کتاب کے آخر میں مذکور ہے: "بٹ کوائن یا کوئی بھی کرپٹو کرنسی فقط ایک افتراضی کرنسی ہے، اس میں اصل کرنسی کے بنیادی اوصاف و شرائط سرے سے معدوم ہیں۔ موجودہ حالات میں بٹ کوئن یا ورچوئل کرنسی کے لین دین کے نام سے آن لائن جو کاروبار چل رہا ہے، وہ فریب کے سوا کچھ نہیں، ان عقود میں نہ تو مبیع ہوتی اور نہ بیع کے جواز کی فقہی شرائط پائی جاتی ہیں۔"

اس تحفظ کے حوالے بٹ کوائن کے قائلین کی جانب سے جو دلیل پیش کی جاتی ہے وہ مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ سلمان مظہری، مفتی، "بٹ کوائن کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم"، ایتھیکل بزنس کنسلٹنٹس، ۲۰۱۸ء، ص ۳۸

۲۔ "بٹ کوائن کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم"، ایتھیکل بزنس کنسلٹنٹس، ۲۰۱۸ء، ص ۱۶

کسی چیز کے مال ہونے کے لیے اس کا حسی وجود یا عین ہونا شرط نہیں ہے۔ ایسی اشیاء جو اپنے اظہار کے لیے کسی دوسری چیز کی محتاج ہوں، وہ بھی اس وقت مال قرار پاتی ہیں، جب عوام میں ان کی جانب میلان طبع پایا جائے۔ چنانچہ بجلی اور گیس کو شرعاً و عقلاً مال ہی سمجھا جاتا ہے، جیسا کہ اس بات کی صراحت فتاوٰی جات کی کتب میں ملتی ہے۔ "بجلی بھی مال ہے۔"[۱]

فتاویٰ میں بجلی اور گیس کو مال تسلیم کیا گیا ہے حالانکہ ان کا بذاتہ وجود محل نظر ہے، ان کو اپنے وجود کے اظہار کے لیے کسی واسطے کی ضرورت ہوتی ہے۔

> "و ان الکھرباء و الغاز اصبحا الیوم من اعز الاموال التی یجری فیھا التنافس، و یصعب ادخالھما فی الاعیان القائمۃ بنفسھا، و مع ذلک یجوز بیعھما و شراؤھما و قد تعامل الناس بذلک من غیر نکیر"۔[۲]
>
> "بجلی اور گیس اب موجودہ ایام میں ایسے عمدہ اموال بن چکے ہیں جن میں لوگوں کی رغبت پائی جاتی ہے۔ انہیں ان اعیان میں شامل کرنا مشکل ہے جو بذات خود قائم ہوتی ہیں۔ اس کے باوجود ان کی خرید و فروخت درست ہے اور لوگوں کا ان پر بغیر کسی انکار کے تعامل ہے"۔

کرپٹو کرنسیز کا بھی بجلی کی طرح اپنا وجود ہے لیکن اس وجود کو ظاہر کرنے کے لیے ان کو آلات کی احتیاجی ہوتی ہیں۔ ہم انہیں فقط ہندسے بھی سمجھ لیں تو بھی انہیں افتراضی کہنا نہیں بنتا البتہ ان کے لیے غیر حسی ہونے کی بات مبنی بر حقیقت ہے۔ ان کرنسیز کو محفوظ کیا جاسکتا ہے اور بوقت حاجت حاصل کر کے استعمال میں لایا جاسکتا ہے جس طرح کہ بجلی کو محفوظ کیا جاتا ہے اور ضرورت کے وقت حاصل کیا جاتا ہے۔ بجلی ایک ایسی شے ہے جو اپنے وجود کے لیے کسی اور شے کی محتاج ہوتی ہے۔ اس کا عینِ شے ہونا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے محفوظ کیا جاسکتا ہے، منتقل کیا جاسکتا ہے اور بوقت ضرورت استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بلکل اسی طرح سے یہ برقی ہندسے (کرپٹو کرنسیز) بھی محفوظ کیے جاسکتے ہیں، منتقل کیے جاسکتے ہیں اور بوقت ضرورت استعمال میں لائے جاسکتے ہیں لیکن انہیں اپنے وجود کو

۱۔ تھانوی، اشرف علی، مولانا، "امداد الفتاوی"، ج۳ ص ۴۹۸، ۱۴۲۱ھ، ن: مکتبہ دار العلوم کراچی

۲۔ عثمانی، محمد تقی، "فقہ البیوع علی المذاھب الاربعۃ"، ج۱ ص ۲۷، ۱۴۳۶ھ، مکتبۃ معارف القرآن

ظاہر کرنے کے لیے برقی آلات کی طرف احتیاجی ہوتی ہے۔جب بجلی یا گیس کو عرف میں مال تسلیم کیا جاتا ہے تو ان کے مال ہونے میں بھی کوئی اشکال نہیں بچتا۔[1]

یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ کسی شے کے "حسی "ہونے کا مدار کیا ہے؟اگر صرف ان اشیاء کو حسی کہا جاسکتا ہے جو حواس خمسہ سے محسوس ہوں اور کسی آلے کی ضرورت ہو تو یہ بات بداہۃً درست نہیں ہے۔دنیا میں ایسی بہت سی حسی اشیاء(حتی کہ جاندار، جرثومے وغیرہ)ہیں جنہیں آلات کی مدد حاصل کیے بغیر محض حواس خمسہ سے محسوس نہیں کیا جاسکتا۔لہذا ان جملہ اشیاء کو بھی حسی سمجھا جائے گا جنہیں آلات کی مدد سے محسوس کیا جاسکتا ہو۔

منجمد بٹ کوائن؟کیسے؟

مفتی سلمان مظاہری بٹ کوائن پر ایک اشکال اس کے غلط استعمال کی بناء پر وارد کرتے ہیں کہ Silk road سلک روڈ نامی ویب سائیٹ سے تمام غیر قانونی اور مجرمانہ اشیاء اسی منحوس کرنسی بٹ کوائن کے ذریعہ خریدی جارہی تھیں،اسی بناء پر ۲۰۱۳ء میں غیر قانونی کاروائیوں میں ملوث اس ویب سائٹ کو امریکہ کے ادارے ایف بی آئی FBI نے بند کر دیا اور اس کے لگ بھگ ایک لاکھ سے زیادہ بٹ کوائن کو جامد کر دیا،ان ناکارہ قرار دیے گئے کوائنز کی قیمت 28.5 ملین امریکی ڈالر تھی۔[2]

کرپٹو کرنسیز امریکی حکومت اور ایجنسیوں کے اختیار میں ہیں جو اسے منجمد کر سکتی ہیں؟یہ اشکال اس کی مضبوطی اور پائیداری پر سوال اٹھاتا ہے۔ایف بی آئی یا کوئی بھی حکومت کرپٹو کرنسی کے کسی بھی اکاؤنٹ کو منجمد نہیں کر سکتی کیوں کہ یہ ایک ایسی کرنسی ہے جس تک براہ راست کسی حکومت کی رسائی نہیں ہوتی۔ایجنسیوں کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ وہ جب کسی ایسے ملزم کو پکڑتی ہیں جو بٹ کوائن یا کرپٹو کرنسی کو غیر قانونی امور میں استعمال کرتا ہے تو اس سے یا اس کے کمپیوٹر سے اس کا ذاتی کوڈ(Private Key)" حاصل کرتی ہیں اور اس کے اکاؤنٹ یا ایڈریس پر موجود بٹ کوائن کو اپنے کسی اکاؤنٹ میں منتقل کر دیتی ہیں۔ان کوائنز کو بعد ازاں کارآمد بناتے ہوئے دیگر افراد کو فروخت کر دیا جاتا ہے۔

۱۔پراچہ، محمد اویس، مفتی،"بٹ کوائین کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم"مصنفہ مفتی سلمان مظاہری صاحب،ایک مختصر علمی جائزہ"صفہ جائزہ"صفہ آن لائن فتوی،نومبر ۲۰۲۰ء

۲۔سلمان مظہری، مفتی،"بٹ کوائن کی حقیقت اور اس کا شرعی حکم"،ایتھیکل بزنس کنسلٹنٹس،۲۰۱۸ء،ص ۲۱

ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حیثیت:

"ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حیثیت" محمد اویس پراچہ کی تحقیقی کاوش ہے۔ جامعۃ الرشید کراچی سے ۲۰۱۸ء میں یہ کتاب طبع ہوئی، اس میں ورچوئل کرنسیوں کی تاریخ، اقسام، صفات اور احکام پر کلام مذکور ہے۔ سات ابواب اور سوا تین سو صفحات کی حامل اس کتاب کے اولین چھ ابواب میں کرپٹو کرنسیوں کی ماہیت و تفصیل، بلاک چین سسٹم کا تعارف اور طریقہ کار، قوانین رسد و طلب کا جائزہ، نقود کی اقسام، قانونی و شرعی حیثیت، تخلیقِ زر کے مراحل و اختیارات، فقہ کے عمومی و انتظامی قواعد جیسی مباحث کو ذکر کرنے کے بعد ورچوئل کرنسیوں کے حکم کو بیان کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں خاتمہ کے عنوان کے تحت ورچوئل کرنسیوں کی بابت مباحث کا خلاصہ ذکر کیا گیا ہے۔

مفتی محمد اویس پراچہ ورچوئل کرنسیوں کا شرعی حکم کچھ اس طرح وثوق سے بیان کرتے ہیں "ورچوئل کرنسیوں کا مسئلہ انتہائی جدید مسئلہ ہے۔ ان پر حکم لگانے کے لیے ضروری ابحاث جیسا کہ ان کرنسیوں کی حقیقت، شرعاً و قانوناً کسی زر کی صفات و شرائط، تخلیق زر کا حکم، ثمن و مبیع کی شرائط، مالیت و تقوم اور سیاست شرعیہ و مصالح کی تفصیلات اور ان سے متعلقہ تمام مباحث کو دیکھنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ (۱) ورچوئل کرنسیاں مال ہیں۔ (۲) یہ تقوم یعنی قیمت رکھتی ہیں۔ (۳) یہ وجود رکھتی ہیں۔ (۴) انہیں زر کہا جاسکتا ہے۔ (۵) ان کا استعمال شرعاً جائز ہے۔[۱]

لہذا ورچوئل کرنسیوں میں سے کوئی کرنسی جب تک بطور زر معروف ہو اور اس کا تعامل جاری ہو تو اسے بطور ثمن استعمال کرنا جائز ہے۔ اس صورت میں ان پر وہی احکام جاری ہوں گے جو ثمن کی تمام اقسام پر جاری ہوتے ہیں۔ اگر کسی ورچوئل کرنسی کو عرف میں زر نہ سمجھا جاتا ہو اور پر تعامل نہ ہو تو اس کی خرید و فروخت بطور مبیع جائز ہو گی اور اس پر مبیع کے تمام احکام جاری ہوں گے۔

جو ورچوئل کرنسیاں عرف میں زر کی حیثیت رکھتی ہیں ان کے متعلق بعض احکامات یہ ہیں۔

(۱) ان کو بیع میں ثمن بنایا جاسکتا ہے اور ان کی تعیین ضروری نہیں ہو گی۔

(۲) اگر کسی صاحبِ نصاب شخص کے پاس ورچوئک کرنسیاں ہوں تو اس پر زکوۃ لازم ہو گی۔

(۳) اگر زکوۃ میں ورچوئل کرنسی ادا کرنے کا امکان ہو اور یہ ادا کی جائے تو اس سے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

۱۔ پراچہ، محمد اویس، مفتی، "ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حیثیت"، جامعۃ الرشید، کراچی، طبع اول ۲۰۱۸ء، ص ۲۷۹

(۴) ایک ورچوئل کرنسی کی بیع اسی جنس کی دوسری کرنسی سے مثال کے طور پر بٹ کوائن کی بٹ کوائن سے، کرنے کی صورت میں ربا (سود) کے احکام جاری ہوں گے۔
(۵) اگر کسی نے دوسرے سے ورچوئل کرنسی قرض لی تو اس پر اسی کو واپس کرنا لازم ہو گا مگر یہ کہ واپسی کے وقت وہ متروک ہو چکی ہو۔
(۶) ورچوئل کرنسی کی بیع کسی اور کرنسی سے کرنے کی صورت میں کمی بیشی جائز ہے۔
(۷) ورچوئل کرنسی کی بیع کسی اور ورچوئل یا عام کرنسی سے کرنے کی صورت میں دونوں میں سے کسی ایک کرنسی پر مجلس عقد میں قبضہ ضروری ہو گا۔[1]

ورچوئل کرنسی کے لیے بیان کیا گیا جواز اسی صورت میں ہے جب یہ کرنسی مندرجہ ذیل صفات و خصوصیات کی حامل ہو:

(۱) اس کا مکمل انتقال ہوتا ہو، فقط ایک نام سے دوسرے نام پر تبدیل نہ ہوتی ہو۔
(۲) یہ اپنا مکمل وجود رکھتی ہو، صرف رجسٹر میں ایک ریکارڈ کی شکل میں موجود نہ ہو۔
(۳) اس کا استعمال بلاک چین یا اسی جیسے کسی مضبوط طریقہ کار کے مطابق ہو تاکہ لوگوں کے اموال ضائع نہ ہوں۔
(۴) اس کے بنانے سے لے کر استعمال تک کوئی اضافی غیر شرعی چیز موجود نہ ہو۔ بعض کمپنیاں ورچوئل کرنسیوں کے ساتھ ملٹی لیول مارکیٹنگ وغیرہ کو شامل کر دیتی ہیں۔ ایسی صورت میں ان پر جواز کا مذکور حکم لاگو نہیں ہو گا۔
(۵) ہر لین دین کے عمل کے شفاف ہونے کا مضبوط طریقہ کار ہو تاکہ لوگ دھوکے اور ضرر سے محفوظ رہیں۔
(۶) اہل فن اور اہل شرع اس کے سسٹم کی مضبوطی اور لین دین کی درستگی پر اعتماد کرتے ہوں۔ صرف عوام میں اس کے مضبوط ہونے اور درست ہونے کی شہرت کافی نہیں ہو گی۔
(۷) حکومت وقت نے کسی مصلحت کی وجہ سے ممنوع قرار نہ دیا ہو۔

اس حکم شرعی کو بیان کرنے کے بعد "فائدہ" کے عنوان سے یہ صراحت کی گئی ہے کہ ذکر کردہ حکمِ شرعی ایک علمی اور فقہی رائے ہے، اسے فتویٰ نہ سمجھا جائے۔ علمائے کرام اس پر مزید غور و فکر کر سکتے ہیں۔[2]

۱۔ "ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حیثیت"، ص ۲۸۰

۲۔ "ورچوئل کرنسیوں کی شرعی حیثیت"، ص ۲۸۱،۲۸۰

کرپٹو کرنسی پر معاصر عربی لٹریچر:

النقود الافتراضية ،مفهومها وانواعها وآثارها الاقتصادية

یہ مقالہ عربی زبان میں ڈاکٹر عبد اللہ بن سلیمان بن عبد العزیز الباحوث کا ہے۔ اس کتاب میں ڈیجیٹل کرنسیوں پر اولین تعارفی کلام کیا گیا ہے۔اس کتاب کا ذکر ڈاکٹر غسان محمد الشیخ نے اپنے تحقیقی مضمون میں درساتِ سابقہ کے تحت کیا ہے۔

چنانچہ وہ رقمطراز ہیں:

هى دراسة قيمة ،لكنها لم تصل الى حكم البتكوين -ولم تناقش الادلة التى يمكن الاعتماد عليها فى جواز او حرمة البتكوين ،وهناک ايضا بيان صدر عن منتدى الاقتصاد الاسلامى بشان مشروعية التعامل بالبتكوين -وكان البيان عن اجابة عن اسئلة تتعلق بالبتكوين من اجل الوصول الى حقيقتها وماهيتها لمساعدة الباحثين فى الوصول الى الحكم الشرعى الصحيح ۔ [۱]

ورچوئل کرنسیوں کی حقیقت،ماہیت اور کیفیت پر گفتگو کی گئی ہے۔لیکن اس میں موجود کئی معلومات پرانی ہیں جس کا اثر اس سے حاصل ہونے والے نتائج پر پڑتا ہے۔شرعی احکام و جزئیات بارے اس کتاب میں کوئی بحث نہیں کی گئی،یوں اس کتاب کو ورچوئل کرنسیوں کی تعارفی کتاب کہا جا سکتا ہے۔

العملات الافتراضية فى الميزان

جامعۃ الشارقۃ میں کلیۃ الشریعۃ والدراسات الاسلامیۃ کی پندرہویں ملکی سطح پر منعقد ہونے والی دو روزہ کانفرنس ۱۶،۱۷۔اپریل ۲۰۱۹ء میں جو مضامین علمی نشستوں میں پیش کیے گئے ان کو کلیۃ الشریعہ نے شائع کیا۔اس کانفرنس کا انعقاد آیوفی ، مرکز الشارقۃ لدرسات الاقتصاد والتمول (SHARJAH ISLAMIC CENTER) اور سینٹرل بینک آف دی یو۔اے۔ای کے باہمی اشتراک سے اس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔اس کتاب میں آٹھ ابواب کے تحت ہر نشست کے مضامین کو درج کیا گیا ہے۔کرپٹو کرنسی کے حوالے سے قلمی شکل میں یہ ایک نمایاں کام ہے جس کی ضخامت ۹۸۱ صفحات کی حامل ہے۔

۱۔ غسان محمد الشیخ،الدکتور،"التاصیل الفقہی للعملات الرقمیۃ-البتکوین نموذجا"،کتاب وقائع المؤتمر العملات الافتراضیۃ فی المیزان،۱۶۔اپریل ۲۰۱۹ء،ص ۱۶

اولین مضمون ڈاکٹر غسان محمد الشیخ کا بعنوان "التاصیل الفقہی للعملات الرقمیۃ-البتکوین نموذجا" مذکور رہے ہے۔اس تحقیقی مضمون میں سابقہ کام کا جائزہ لیتے ذکر کیا ہے کہ بٹ کوائن کے حوالے سے بعض فتاوی اور تحریریں سامنے آئی ہیں۔ان میں سے چار فتاوٰی بٹ کوائن کی تحریم کے حوالے سے جاری ہوئے ہیں۔ایک دارالافتاء المصریہ دوسرا فتوٰی دارالافتاء الفلسطینیہ سے جبکہ تیسرا ترکی میں رئاسۃ الشؤون الدینیہ اور چوتھا دبئی کے دائرۃ الاوقاف والعمل سے فتوی جاری ہوا ہے۔ان تمام فتاوی میں بٹ کوائن کو حرام قرار دیا گیا ہے۔[۲]

بٹ کوائن کے شرعی حکم کے حوالے سے جہاں مانعینِ جواز ہیں تو وہیں پر قائلینِ جواز بھی پائے جاتے ہیں۔ فریقین میں سے ہر ایک کے پاس دلائل ہیں۔قائلین جواز کے پاس دلائل ہیں جن پر مانعین کی جانب سے اشکا لات بھی وارد کیے جاتے ہیں۔دلائل کا ماحصل کچھ اس طرح سے ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے لہذا یہ بھی جائز ہے۔بٹ کوائن شرعی طور پر مال متقوم ہے کہ اس کے ذریعے دوسری کرنسی،سامان یا خدمات کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔بٹ کوائن میں نقود کے جملہ اوصاف و شرائط پائے جاتے ہیں سوائے حکومتی سرپرستی کے،اور یہ حکومتی سرپرستی کا ہونا شرعی یا اقتصادی زاویہ نظر سے ضروری نہیں ہے۔

مانعینِ جواز کے دلائل کو دو قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ان میں سے ایک قسم کمزور دلائل کی ہے اور دوسری قسم مستحکم دلائل کی ہے۔

منع پر پیش کیے جانے والے دلائل میں سے ہے کہ بٹ کوائن کو سامان یا مال ہی تسلیم نہ کرنا اس وجہ سے کہ اس کی طرف میلان طبع نہیں اور حسی وجود بھی نہیں ہے،اس کا وجود مجہول و غیر معلوم ہے۔بٹ کوائن کے ناجائز ہونے کی مزید وجہ اس کا اصل ہدف ہے جو کہ مرکزی بینکوں کی کرنسی میں مداخلت کو ختم کرنا ہے اور یہ امر ضرر اور خطرہ کی طرف لے کر جانے والا ہے۔بٹ کوائن میں کاغذی زر کی خصوصیات نہیں پائی جاتیں،اس وجہ سے بھی یہ کرنسی ناجائز ہے،اس میں کاغذی زر کی طرح قبولیت عام متحقق نہیں،زر کی بنیادی خوبی ہے کہ وہ سامان اور خدمات کی قیمتوں کو جانچنے کا پیمانہ ہوتا ہے اور بٹ کوائن میں یہ بات مفقود ہے۔[۳]

۱۔ استاذ الفقہ الاسلامی واصولہ، قسم اللغۃ العربیۃ والدراسات الاسلامیۃ، جامعۃ عجمان، الامارات (یہ جامعہ عجمان امارات کے قسم اللغۃ العربیۃ والدراسات الاسلامیۃ میں فقہ اسلامی اور اصول فقہ کے استاد ہیں)۔

۲۔ غسان محمد الشیخ، الدکتور، "التاصیل الفقہی للعملات الرقمیۃ-البتکوین نموذجا"، کتاب وقائع المؤتمر العملات الافتراضیۃ فی المیزان، ۱۶ ۔ اپریل ۲۰۱۹ء، ص ۱۵

۳۔ ایضاً، ۳۷-۳۹

ڈاکٹر غسان محمد الشیخ نے مانعینِ جواز کے دلائل کو ذکر کر کے بالترتیب ان کے جوابات کو بھی رقم کیا ہے۔ان جوابات سے وارد کیے جانے والے اعتراضات کی معنویت واضح ہوتی ہے اور اس کے شریعتِ اسلامیہ کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی ممکنہ صورتوں کو بخوبی ادراک ہوتا ہے۔

اگرچہ کاغذی زر اور کرپٹو کرنسی کے مابین فرق پایا جاتا ہے، جب ہم اس فرق کو ملحوظ رکھیں تو اس کرنسی کی حرمت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں لیکن یہ اس معاملہ کا حتمی حل نہیں، شرعی و قانونی زاویے سے جو امور اس کرنسی میں پائے جانے ضروری ہیں اور جن کو ختم کرنا ضروری ہے، ان پر کام کیا جائے تاکہ یہ شرعی منہیات سے خالی ہو کر شرائطِ اسلامیہ کی حامل بن جائے اور اپنانے کے لائق ہو۔[1]

حكم التعامل بلعملات الإلكترونية الإفتراضية في الشريعة الإسلامية

Ruling on dealing in crypto currencies in Islamic law

حافظ محمد نصر اللہ خان اور محمد انس رضا کا تحقیقی مضمون اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور کے تحقیقی مجلہ علوم اسلامیہ کی جلد ۲۷ شمارہ نمبر ۱ میں طبع ہوا۔عربی زبان کا مضمون پندرہ (۱۵) صفحات کی ضخامت کا حامل ہے۔اس مضمون کے مشمولات کی تفصیل اس طرح سے ہے کہ نقود کا مفہوم، ثروت و مال میں فرق، العملة یعنی کرنسی کی تعریف و تاریخ ذکر کرنے کے بعد کاغذی زر کی ابتداء اور سونے کے ساتھ اس ربط کو ذکر کیا گیا ہے۔ان مقدمات کے بعد اس عنوان کرپٹو کرنسی کو اختیار کرتے ہوئے کرپٹو کرنسی کو عملة الالکترونية الافتراضية کے ساتھ العملات المشفرة سے تعبیر کیا ہے۔[2]

کرپٹو کرنسی کی اقسام کو ۲۰۰۰ سے زائد بیان کیا ہے جن میں زیادہ مشہور کے طور پر بٹ کوائن اور ایتھیریم کو ذکر کیا ہے۔بٹ کوائن کے آغاز، اس کے بانی اور بلاک چین پر اجمالی گفتگو کے بعد کرپٹو کرنسی کے حکم شرعی بارے جواز اور عدم جواز کے دونوں مؤقف ذکر کر کے ان کے دلائل کو بالاختصار بیان کیا گیا ہے۔مانعینِ جواز کے دلائل میں اس کرنسی کا حسی وجود نہ ہونا، مال کی تعریف کا صادق نہ آنا، حکومتی سرپرستی کا ہونا اور متعدد وجوہ سے غیر قانونی ہونا، نمایاں ترین ہیں۔[3]

۱۔ "التاصیل الفقہی للعملات الرقمیۃ-البتکوین نموذجا"، کتاب وقائع المؤتمر العملات الافتراضیۃ فی المیزان، ص ۱۶

۲۔ نصر اللہ خان، حافظ محمد: محمد انس رضا، "حکم التعامل بلعملات الإلکترونیۃ الإفتراضیۃ في الشریعۃ الإسلامیۃ"، مجلہ علوم اسلامیہ کی جلد ۲۷ شمارہ نمبر ۱، ص ۱۳۷

۳۔ "حکم التعامل بلعملات الإلکترونیۃ الإفتراضیۃ في الشریعۃ الإسلامیۃ"، ص ۱۳۸-۱۴۰

قائلینِ جواز کے نزدیک کرپٹو کرنسی کا بھی وجود ہے جس طرح سے بجلی کا وجود ہوتا ہے۔یونہی اس کا مال ہونا بھی ثابت ہے کہ ردالمحتار میں مال کی تعریف ان کلمات میں بیان کی گئی ہے ۔ " ما یمیل الیہ الطبع ویمکن ادخارہ لوقت الحاجۃ "[۱] مال اس شے کو کہتے ہیں جس کی جانب طبیعت کا میلان پایا جائے اور اسے ضرورت کے لیے ذخیرہ کیا جاتا ہو۔

یہ امور کرپٹو کرنسی میں بجاطور پائے جاتے ہیں۔یونہی کرنسی کے حوالے سے عرف کی اہمیت کو ذکر کیا ہے دراہم ودنانیر کے حوالہ سے شرعی وطبعی حدود کے نہ ملنے پر عرف واصطلاح کی رجوع کیا جائے گا۔نقود کا اصل کام باہمی تبادلہ ہے تو جس شے کو لوگ باہمی تبادلہ کے لیے قبول کریں وہی معتبر قرار پائے گی۔[۲]

نتائج میں ذکر کیاہے کہ کرپٹو کرنسی بارے اشکالات کو ملکی سرپرستی اور قانون سازی سے حل کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ ان ملکی قوانین میں اسلامی قوانین کی رعایت کو ملحوظ رکھا جائے۔[۳]

کرپٹو کرنسی پر معاصر انگریزی لٹریچر

"Sharia-Complaint Crypto Currency and The Need for an Islamic Crypto Exchange"

شریعہ کمپلائنٹ کرپٹو کرنسی اینڈ دی نیڈ فار این اسلامک کرپٹو ایکسچینج (ا) لندن میں قائم Edbiz Consulting کے تحت طبع ہونے والے تحقیقی مجلے ISFIRE کے شمارہ نمبر ۹ دسمبر ۲۰۱۸ء میں Maxat Salpynov کا تحقیقی مضمون مندرجہ بالا عنوان سے شائع ہوا۔

اس مضمون میں بٹ کوائن کے ذریعے ادائیگی بارے شرعی تحفظات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ فرسٹ اسلامک کرپٹو ایکسچینج کے قیام، مقاصد اور قوانین پر اجمالی روشنی ڈالی گئی ہے۔اسلامی معاشیات میں کرپٹو کرنسی کے باقاعدہ طور پر موجود ہونے کا احساس دلاتے ہوئے اس بارے شرعی احکام کو مرتب کرنے کی ضرورت پر کلام کیا ہے۔

بٹ کوائن اور دیگر کرپٹو کرنسیوں بارے بڑھتے ہوئے رجحان نے ان کو اسلامی دنیا اور کلیدی اسلامی معاشیات کے اداروں کے مابین لا کھڑا کیا ہے دوسری طرف حال یہ ہے کہ کوئی ایسا پلیٹ فارم میسر نہیں جو کرپٹو

۱۔ ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز بن عابدین الدمشقی الحنفی،"ردالمحتار علی الدرالمختار"، دار الفکر، بیروت، ج۴، ص۵۰۱

۲۔"حکم التعامل بلعملات الإلکترونیۃ الإفتراضیۃ في الشریعۃ الإسلامیۃ"، ص۱۴۰-۱۴۳

۳۔"حکم التعامل بلعملات الإلکترونیۃ الإفتراضیۃ في الشریعۃ الإسلامیۃ" ص۱۴۴

کرنسی میں سرمایہ کرنے والے مسلمانوں کی ایک خاص تعداد کو شرعی اصولوں سے ہم آہنگ ہونے کی یقین دہانی کروا سکے یا اس بارے میں خدمات سرانجام دے رہا ہو۔[۱]

کرپٹو کرنسی کو حرام قرار دینے والے اہل علم کی جانب سے دیے جانے والے دلائل میں بیشتر میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ بٹ کوائن لیگل ٹینڈر نہیں ہے۔ کسی قانونی ادارے نے اسے ذریعہ ادائیگی کے طور پر تسلیم نہیں کیا۔ اس کی مستحکم ویلیو بھی نہیں۔ بٹ کوائن میں بہت زیادہ خطرہ ہے، ایک طرز کا سٹہ و جوا ہے۔

بٹ کوائن شفاف نظام کار کی حامل نہیں، اسے منی لانڈرنگ اور دیگر غیر قانونی اقدامات کے سلسلہ میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔[۲]

اس مضمون میں حکومتی سطح پر محققین کی جانب سے قانون سازی بارے اقدامات نہ کرنے کی صراحت کی گئی جبکہ عالمی ساکھ کے حامل کچھ اداروں نے اسلامی معاشیات کے معیارات مرتب کرنا شروع کیے ہیں لیکن ان کے پاس ان معیارات کے لیے قوتِ نافذہ نہیں ہے۔[۳]

پہلی اسلامی کرپٹو ایکسچینج بارے اس مضمون میں بتایا گیا ہے کہ یو اے ای میں ADAB Solutions نے اعلان کیا ہے وہ دنیا میں پہلی اسلامی کرپٹو ایکسچینج بنانے جا رہے ہیں۔ اس کا نام بھی دی فرسٹ اسلامک کرپٹو ایکسچینج (FICE) ہو گا۔ اس کے قیام کا مقصد مسلمانوں کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کرنا ہے جہاں اسلامی معاشیات کے صارفین کو سہولیات فراہم کی جا سکیں۔ یہ دنیا کی پہلی ایکسچینج ہو گی جس میں اسلامی معاشیات کے قوانین اور

---

1 Maxat Salpynov ,"Sharia-Complaint Crypto Currency and The Need for an Islamic Crypto Exchange", Edbiz Consulting, ISFIRE, December 2018, Volume 9, Published on Feb 21, 2019, page ۱۱

۲ "Sharia-Complaint Crypto Currency and The Need for an Islamic Crypto Exchange", ISFIRE, Volume 9, page ۱۲

۳ "Sharia-Complaint Crypto Currency and The Need for an Islamic Crypto Exchange", ISFIRE, Volume 9, page ۱۲

شریعت کے اصولوں سے ہم آہنگ کرپٹو کرنسی کی ٹرانزیکشنز کی سہولت دستیاب ہوگی۔ یہ کسی خاص مذہبی طبقے کے لیے مختص نہ ہوگی بلکہ تمام صارفین اس سے استفادہ کرسکیں گے۔[1]

(۲) بروکر ڈیلر فار ورچوئل کرنسی: ریگولیٹنگ کرپٹو کرنسی والیٹ اینڈ ایکسچینجز

"Broker Dealer for Virtual Currency: Regulating Crypto Currency Wallets and Exchanges"

کولمبیا لاء ریویو ایسوسی ایشن نے ڈینس چو (Dennis Chu) کی تحقیق اپنے تحقیقی مجلہ کولمبیا لاء ریویو کے شمارہ نمبر ۱۱۸، دسمبر ۲۰۱۸ء میں مندرجہ ذیل عنوان سے شائع کیا۔ اس مضمون میں کرپٹو کرنسی کی قانونی حیثیت کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ تاریخی پس منظر ذکر کرنے کے ساتھ سرمایہ کاروں کے رجحانات بھی مذکور ہیں۔

(۳) بٹ کوائن اینڈ اسلامک فنانس "Bitcoin and Islamic Finance"

انفارمیٹکس انسٹی ٹیوٹ، یونیورسٹی آف ایمسٹرڈم (Informatics Institute University of Amsterdam) نے جان اے برجسٹرا (Jan A. Bergstra) کی ڈیجیٹل کرنسی بارے تحقیق بنام بٹ کوائن اینڈ اسلامک فنانس "Bitcoin and Islamic Finance" کو یکم جنوری ۲۰۱۵ء میں شائع کیا جس کی ضخامت انیس ۱۹ صفحات کو محیط ہے۔ اس میں ثمن کے گردشی نظام اور اسلامی منافع کے اصولوں کے تناظر میں بٹ کوائن کا جائزہ لیا گیا ہے۔ بٹ کوائن کی طرح کے زر کو انفارمیشنل منی (informational money) قرار دیا ہے۔[2]

Bitcoin considered as a money-like informational commodity (MLIC). The feature of this classification is demanded to be that it is technically secure while it involves no premature assurance to an answer in either path to the question whether or not Bitcoin is a money. An MLIC may evolve through a life-cycle where it starts as a non-money, then jobs as a currency, and finally returns to a non-money status. This flexibility of an MLIC with respect to its moneyness is

---

۱ "Sharia-Complaint Crypto Currency and The Need for an Islamic Crypto Exchange" ISFIRE, Volume 9, page ۱۶

2 Jan A. Bergstra ,"Bitcoin and Islamic Finance", Informatics Institute University of Amsterdam, January 2015, page 01

especially important for applicant informational moneys with a more or less rigid and fixed technology. For such informational supplies moneyness correlates with usage and reception by a significant and relevant fraction of the public[1].

(۴)بٹ کوائن اینڈ دی فیوچر آف ڈیجیٹل پے منٹ "Bitcoin and the Future of Digital Payments"

دی انڈیپینڈنٹ انسٹی ٹیوٹ(The Independent Institute)نے تحقیقی مجلہ کے شمارہ ۲۰ نمبر ۲ ،۲۰۱۶ء میں ولیم جے لوتھر(William J. Luther)کا مضمون "Bitcoin and the Future of Digital Payments"طبع کیا۔ بٹ کوائن کے تاریخی پس منظر کے ساتھ اس کے لازمی طور پر پیش آمدہ مالیاتی مسائل اور کرپٹو کرنسی کی متعدد اقسام کے مابین مقابلہ بازی پر کلام کیا گیا ہے۔

(۵)بلاک چین اینڈ دی سٹیٹ وہائیکل آر وائس "Blockchain and the state: Vehicle or vice?"

آسٹریلین انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اینڈ سائنس نے زیک روجرز (Zac Rogers) کا مضمون بلاک چین اینڈ دی سٹیٹ وہائیکل آر وائس "Blockchain and the state: Vehicle or vice?"کو مجلے اے کیو آسٹریلین کواٹرلی AQ: Australian Quarterly والیم ۸۹، نمبر ۱، جنوری-مارچ ۲۰۱۸ء میں طبع کیا۔ بٹ کوائن کے خدوخال اور تخلیقی نظام کا جائزہ اس مضمون میں لیا گیا ہے۔

(۶)بٹ کوائن فار مرچنٹ: لیگل کنسڈریشن فار بزنسز وشنگ ٹو ایکسپٹ بٹ کوائن ایز فورم آف پے منٹ

"Bitcoin for Merchants: Legal Considerations for Businesses Wishing to Accept Bitcoin as Form of Payment"

سٹیفن ٹی مڈل بروک(Stephen T. Middlebrook) کا مندرجہ ذیل مضمون امریکن بار ایسوسی ایشن نے مجلہ بزنس لاء ٹوڈے کے شمارہ نومبر ۲۰۱۴ء میں مندرجہ ذیل عنوان سے شائع کیا۔

"Bitcoin for Merchants: Legal Considerations for Businesses Wishing to Accept Bitcoin as Form of Payment"اس

---

۱ Jan A. Bergstra ,"Bitcoin and Islamic Finance", Informatics Institute University of Amsterdam, January 2015, page 02

مضمون میں بٹ کوائن کو تجارتی نظام میں قانونی طور پر منظور کرنے کے حوالے سے سفارشات پیش کی گئی ہیں۔لائسنس جاری کرنے،رجسٹریشن اور ٹیکس کے نظام کو اس کرنسی پر نافذ کرنے کی ممکنہ صورتوں کا جائزہ مشمولات میں داخل ہے۔

(۷)کرپٹو کرنسی اینڈ پرابلم آف انٹرمیڈ ایشنز "Cryptocurrency and the Problem of Intermediations"

کیمرون ہارویک (Cameron Harwick)کا تحقیقی مضمون انڈیپنڈنٹ انسٹی ٹیوشنز نے دی انڈیپنڈنٹ ریویو The Independent Review کے والیم ۲۰،نمبر ۴ بہار ۲۰۱۶ء کے شمارے میں شائع کیا، جس کا عنوان حسبِ ذیل ہے۔

کرپٹو کرنسی اینڈ پرابلم آف انٹرمیڈ ایشنز "Cryptocurrency and the Problem of Intermediations" کرپٹو کرنسی کے ایکسچینج ریٹ میں تیز ترین اتار چڑھاؤاور تکنیکی مسائل کا جائزہ اس مضمون میں لیا گیا ہے۔

(۸)دی ایتھیکس آف پے منٹ: پیپر،پلاسٹک آر بٹ کوائن ("The Ethics of Payments: Paper, Plastic, or Bitcoin")

جیمز جے اینجل اور ڈویو گلاس(James J. Angel and Douglas McCabe) کا مضمون ادائیگی کی اخلاقیات کے حوالے سے بعنوان ("The Ethics of Payments: Paper, Plastic, or Bitcoin?) ہے۔

اسے جنرل آف بزنس ایتھیکس کے خصوصی شمارہ برائے بیسویں سالانہ انٹرنیشنل بزنس کانفرنس،والیم ۱۳۲،نمبر ۳،دسمبر ۲۰۱۵ء میں اسپرنگر(Springer)نے شائع کیا۔

(۹) بٹ کوائن: شریعہ کمپلائنٹ"Bitcoin: Shariah Compliant"

مفتی فراز آدم کی بٹ کوائن بارے یہ تحقیق ہے۔اس کی سافٹ کاپی فقہ ویب پر موجود ہے۔اس کے مصنف امانہ فنانس کنسلٹنسی لمیٹڈ Amanah Finance Consultancy Ltd میں شریعہ کنسلٹنٹ Shariah Consultant ہیں۔بچپن صفحات پر مشتمل اس مضمون کے آغاز میں مصنف کے بارے تفصیلات مرقوم ہیں۔اس کے مشمولات کی تفصیل اس طرح سے ہے کہ تعارف کے بعد اسلام میں زر کا فلسفہ ،قرآن وحدیث میں زر کا

بیان، اسلامی تاریخ کے تناظر میں زر، زر کی اقسام اور فقہی جزئیات، کرنسی کے اجراء و قیام میں تعامل و اصطلاح کا تصور، روایتی معاشیات میں زر، کرنسی بارے فقہی تصور، مال، تقوم پر کلام کرنے کے بعد بٹ کوائن کا جائزہ پیش کیا ہے۔ کرپٹو کرنسی کی تعریف، بٹ کوائن پر لٹریچر، بٹ کوائن کا اجمالی جائزہ و استعمالات، معاشی دنیا میں معاصر رجحانات، بٹ کوائن کو درپیش خطرات کو مختلف زاویوں سے مثلاً سیکیورٹی، ٹیکنالوجی، منی لانڈرنگ، قیمت میں تفاوت یعنی حد درجہ اتار چڑھاؤ، ڈیٹا، اجارہ داری اور لیکویڈیٹی خطرات کو تجزیاتی طور پر بیان کیا ہے۔ مقاصدِ شریعہ کی روشنی میں بٹ کوائن کا جائزہ لیتے ہوئے اس کی شفافیت، حفظ مال، استحکام اور عدل جیسے امور کو واضح کیا ہے۔

(۱۰) انٹروڈکشن ٹو بلاک چین ود کیس اسٹڈیز Introduction To Block Chain with Case Studies

ذیشان الحسن عثمانی کی یہ کتاب ستمبر ۲۰۱۸ء میں "**انٹروڈکشن ٹو بلاک چین ود کیس اسٹڈیز**" کے نام سے گفتگو پبلی کیشنز، اسلام آباد نے شائع کی۔ انگریزی میں بلاک چین کے تعارف، نظام، استعمالات کے عنوان پر ۲۱۴ صفحات کی کتاب ہے۔ اس کے آغاز میں نقود کی تاریخ بیان کی ہے۔ بلاک چین کا تعارف، تکنیکی ماہیت و ضرورت کو ذکر کر کے بنیادی طور کوائن آفر ICO(Initial Coin Offering) کے لیگل فریم ورک، سمارٹ کنٹریکٹ، بلاک چین ڈویلپر بننے کا طریقہ کار، کرپٹو کرنسیز اور ایتھریم کی مائننگ کے بعد علماء کرام اور مذہبی پیشواؤں سے کرپٹو کرنسی کی بابت بعض سوالات کیے ہیں۔ بلاک چین کے عملی استعمالات بارے سات کیس اسٹڈیز ذکر کی ہیں۔ آخر میں مجوزہ کتب کی فہرست دی ہے جو اس فن کے حوالے سے مدد و معاون ثابت ہو سکتی ہیں۔

پاکستان اور دنیا بھر کے دیگر ممالک میں سے بعض کے جنرل الیکشن کے دوران ہونے والی قتل و غارت، بد عنوانی، حق تلفی اور ریکارڈ میں تبدیلی وغیرہ معاملات کا اجمالی ذکر کرنے کے بعد اس کے حل بلاک چین ٹیکنالوجی سے استفادہ کو قرار دیا ہے۔ اس وقت دنیا بھی میں مہاجرین کی صحت کے حوالہ سے رجسٹریشن، جنسی ہراسگی کی شکایات اندراج کی سپلائی چین منیجمنٹ وغیرہ کے لیے بلاک چین کو استعمال کی جا رہا ہے۔ یونہی الیکشن کے لیے پاکستان الیکشن کمیشن کو چاہیے کہ وہ نظام کی شفافیت کے لیے بلاک چین کے نظام کو اپناتے ہوئے اہل ووٹرز کی تصدیق و اندراج کے بعد ان کو خاص ٹوکن جاری کرے، تمام امیدواران کے پاس اپنے ذاتی والیٹ (Wallet) ہوں گے۔ ہر مصدقہ ووٹر اپنے ٹوکن کو محفوظ اور شفاف طریقے سے پبلک لیجر پر اعتماد کرتے ہوئے اپنے منتخب امیدوار کو ارسال کر دے گا۔

اس ٹوکن کو وقت سے پہلے استعمال نہیں کیا جا سکتا اور وقت پورے ہونے پر یہ خود بخود سمارٹ کنٹریکٹ کی بناء پر جل کر ناکارہ ہو جائے گا۔ اسی دن اختتام پر جس امیدوار کے پاس سب سے زیادہ ٹوکن ہوں گے وہ جیت جائے گا۔[1]

(۱۱) نیشنل سیکورٹی امپلیکیشن آف ورچوئل کرنسی “National Security Implications of Virtual Currency”

رینڈ کارپوریشن (Rand Corporation) نے متعدد مصنفین کی مشترکہ کاوش بعنوان نیشنل سیکورٹی امپلیکیشن آف ورچوئل کرنسی “National Security Implications of Virtual Currency” کو شائع کیا۔ اس میں ورچوئل کرنسیوں کی موجودہ صورتحال، درپیش چیلنجز اور ترقی کے رجحانات کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

جرنل آف انٹرنیشنل افیئرز ایڈیٹوریل بورڈ (Journal of International Affairs Editorial Board) کے شمارہ ۷۱ نمبر ۲ کے خزاں-بہار ۲۰۱۸ میں انڈریا او سلیون (Andrea O’Sullivan) کا مندرجہ ذیل موضوع پر مضمون طبع ہوا۔ “Ungoverned or Anti-Governance? How Bitcoin Threatens the Future of Western Institutions” اس مضمون میں کرپٹو کرنسی کی معروف قسم بٹ کوائن کی تعریف، ثمنیت اور ادائیگی کا ذریعہ ہونے کو موضوع بنایا گیا ہے۔ بعد ازاں مغربی اداروں پر اس کرنسی کے اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

سائبر کرائم کے ذرائع اور سرقہ شدہ مواد کے حوالے سے کتاب کو رینڈ کارپوریشن "Rand Corporation" نے ۲۰۱۴ء میں طبع کیا۔ اس کتاب کا عنوان “Markets for Cybercrime Tools and Stolen Data” ہے۔ اس کتاب کا ذیلی عنوان ہیکرز بازار اور باب کا ٹائٹل " Characteristics of the Black Market" ہے۔

جان گولیے کی کتاب “Shared Destiny” کو اے این یو پریس نے ۲۰۱۵ء میں شائع کیا۔ اس میں تجارتی دنیا کی پیش آمدہ چیزوں بارے متوقع امور پر بحث کی گئی ہے۔

---

1 Othmani, Zeshan ul Hassan, Introduction To Block Chain with Case Studies, Gufhtugu Publications Islamabad, Pakistan, Page 147-149

انڈیانا یونیورسٹی پریس نے جوناتھن بی ٹُرپن(Jonathan B, Turpin) کی کتاب کو انڈیانا جنرل آف گلوبل لیگل سٹڈیز، والیم ۲۱، نمبر ۱، 2014ء میں مندرجہ ذیل عنوان سے شائع کیا۔ اس کتاب میں نقود کے عصری رجحانات بارے جامع انداز میں کلام کیا گیا ہے۔ "Bitcoin: The Economic Case for a Global, Virtual Currency Operating in an Unexplored Legal Framework"

تحفظِ مال: مقاصدِ شریعہ کے تناظر میں:

اسلام میں جہاں اکتساب و انفاقِ مال کی ترغیب موجود ہے وہیں پر تحفظ مال کو مقاصدِ شریعت کے طور پر گردانا گیا ہے۔ اسلام میں دین، جان، عقل، عزت کی حفاظت کے ساتھ مال کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ بنیادی امور ہیں جن کو اسلام میں مقاصدِ شریعت کے عنوان سے جانا جاتا ہے۔ شریعت جن مقاصد کی پاسدار ہے ان میں سے ایک مال ہے۔

مال کی حفاظت و دفاع کے لیے اسلام کرنسی کو منجمد کرنے سے روکتا ہے کہ یہ ذریعہ تبادلہ ہے۔ اسلام ارتکازِ دولت کو ممنوع قرار دیتا ہے کہ اس سے اقتصادی سرگرمیاں متاثر ہوتی ہیں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ[1]۔

"اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔"

شریعت نے انسان کو اپنے مال کے دفاع کا حق دیا ہے اگر کوئی شخص مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے تو شہید ہے اور اگر زیادتی کرنے والا قتل ہو جاتا ہے تو وہ جہنمی ہے۔[2]

مال کے مقاصد ثلاثہ

مقصد اول: تداول

تداول کا لغوی مفہوم ہے کہ شے کا ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل ہونا، کسی ایک چیز کو باری باری لینا اور ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں دینا۔ مال کو دولت بھی اسی لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل ہوتا رہتا ہے، مختلف ہاتھوں میں گردش کرنے کی بناء پر مال کو دولت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

---

۱ القرآن: النساء: ۲۹

۲ عثمان مقبول، محمد، "تحفظ مال مقاصدِ شریعت کی روشنی میں"، سہ ماہی مجلہ ابحاث، شمارہ ۸، ج ۲، اکتوبر-دسمبر ۲۰۱۷ء، ص ۱۶۷

شرعی معنی بھی لغوی معنی سے مناسبت و موافقت رکھتا ہے۔ شرع میں تداول کا مطلب ہے مال تمام لوگوں کے ہاتھوں میں گردش کرتا رہے اس طرح کے لوگ یا تو اسے استعمال کر رہے ہوں یا اس میں اضافہ کر رہے ہوں۔ جو مال لوگوں کے ہاتھوں میں گردش کرتا ہے اس کو اجمالا اور تفصیلا دونوں طریقوں سے زیر غور لانے کی ضرورت ہے۔ اجمالی طور پر اس طرح کہ یہ مال عام امت کا حق ہے اور اس کی ذمہ داری یہ ہے کہ لوگوں میں غناء پیدا کرے۔[1]

کرپٹو کرنسی کی شکل میں ارتکازِ دولت کا عنصر دکھائی دیتا ہے کہ دولت سمٹ کر چند مخصوص ہاتھوں میں آجائے گی۔ اس کرنسی میں اتار چڑھاؤ کا پہلو سنگین نوعیت کا حامل ہے۔ ایک عام ساکھ کا انسان اس میں پیسہ لگانے سے ڈرتا ہے جبکہ دوسری جانب ایسے افراد جن کے پاس دولت و زر کا وافر ذخیرہ ہے وہ اس میں بجا طور پر سرمایہ کاری میں لگے ہوئے ہیں۔

اسلام مالیاتی اداروں کو اس طرح منظم کرتا ہے کہ حتی المقدور مال امت میں تقسیم ہوتا رہے اور اس کی افزائش کا عمل جاری رہے۔ افزائش بذات خود ہو یا معاوضوں کی شکل میں ہو، اس سے کوئی سروکار نہیں کہ مال سے کون مستفید ہوتا ہے چند متعین افراد یا کچھ طبقے یا چھوٹے بڑے گروہ اس طرح کہ مال ہر چیز میں اس کے کمانے والے اور اسے استعمال میں لانے والے کا حق ہے خواہ وہ افراد ہوں طبقے یا گروہ ہوں متعین یا غیر متعین نیز جو نہیں کما سکتا، اس کا بھی ہر ہر جزو میں حق ہے اس اعتبار سے مال کی دو قسمیں ہیں ایک وہ مال جو افراد یا متعین طبقوں کا ذاتی مال ہے اور دوسرا وہ جو امت کے غیر متعین طبقوں کی ضرورتوں کا کی کفالت کے لیے مختص مال ہے۔[2]

مقصدِ ثانی: توضیح و تصریح:

اموال کے معاملہ میں توضیح و تصریح کا مطلب ہے کہ مالی معاملات اس انداز سے وقوع پذیر ہوں کہ ان میں کوئی نزاع کی صورت پیش نہ آئے۔ وضاحت و صراحت کے ضابطہ پر عمل پیرا ہونے کی صورت میں مالی معاملات میں انکار اور ضیاع کا اندفاع ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر اسلام نے معاہدات میں توثیق کا قانون متعارف کروایا۔ کوئی سا میعادی معاملہ کرتے ہوئے گواہ بنائے جائیں اور دستاویز تیار کی جائے۔[3]

---

۱ العالم، یوسف حامد، مترجم: محمد طفیل ہاشمی، "اسلامی شریعت مقاصد اور مصالح"، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۲۰۱۱ء، ص ۵۰۵

۲ ابن عاشور، محمد الطاہر، مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ، ص ۱۸۳

۳ العالم، یوسف حامد، مترجم: محمد طفیل ہاشمی، "اسلامی شریعت مقاصد اور مصالح"، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد، ۲۰۱۱ء، ص ۵۰۵

اے ایمان والوں جب تم ایک مقرر مدت تک کسی دین کا لین دین کرو تو اسے لکھ لو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا درست طور پر لکھے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہئے اور جس بات پر حق آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں سے کچھ رکھ نہ چھوڑے پھر جس پر حق آتا ہے اگر بے عقل یا ناتواں ہو یا لکھا نہ سکے تو اس کا ولی انصاف سے لکھائے اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلا دے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کرلو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی۔[1]

دستاویز کے حوالے علماء کا اختلاف ہے ایک طبقہ کا خیال ہے کہ خرید و فروخت اور قرض کے معاملات کرنے والوں پر واجب ہے کہ اس پر عمل کریں تاکہ نزاع وانکار سے تحفظ حاصل ہو۔[2]

جمہور علماء کی رائے ہے کہ یہ دستاویز تیار کرنا مستحب ہے تاکہ مال کو تحفظ مل جائے اور کوئی شبہ باقی نہ رہے۔

علامہ قرطبی نے اس رائے کو ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ مال کے بارے میں مالک کو اختیار ہے کہ کسی کو ہبہ کردے یا قرض کے طور پر دیدے اس لیے دستاویز کی تیاری کا حکم استحبابی ہے نہ کہ وجوبی تاکہ ہر طرح کے لوگ اپنے اطمینان کے مطابق معاملات کرسکیں۔[3]

آیت میں ارشاد ہے:

"جب خرید وفروخت کرنے لگو تو گواہ بنالو۔"[4]

نقود افتراضیہ میں جو رقم تبدیل کروائی، اس پر گواہ بنانے کی کیفیت اور پھر اس گواہی کی شنوائی کون کرے گا؟ یہ مقاصدِ شریعت کی رو سے تحفظِ مال کے سلسلہ میں اہم بات ہے۔

۱۔ القرآن:البقرہ ۲: ۲۸۲

۲۔"اسلامی شریعت مقاصد اور مصالح"، ص ۵۲۶

۳۔ ابن العربی، ابو بکر محمد بن العربی، "احکام القرآن"، عیسی، الحلبی، ج ا، ص ۳۸۳

۴۔ القرآن:البقرہ ۲: ۲۸۲

تیسرا مقصد عدل ہے۔عدل کا متضاد ظلم ہے۔اموال میں عدل سے مراد ہے کہ مال سے وہ مقاصد حاصل کرنا جن کے لیے اللہ نے مال تخلیق کیا ہے۔مال سے متعلق شارع کے احکام بجالانا۔اہم شے مال کی افزائش میں شریعت کے مقررہ زاویوں کی پاسداری کرنا۔مال کا مقصد یہ ہے کہ مال کے ذریعے لوگوں کی حاجات پوری ہوں،وہ حاجات خواہ ضروریہ ہوں،حاجیہ ہوں یا تحسینیہ فوری ہوں یا مستقبل سے متعلق ہوں۔[۱]

مجملہ کرپٹو کرنسی سے اگرچہ کسی حد خرید وفروخت بھی شروع ہوگئی ہے لیکن اب تک ایک بڑی تعداد کا مقصد اس سے محض سرمایہ کاری ہے نہ کہ حاجات کو پورا کرنے،خرید وفروخت کے لیے اس کو استعمال کرنا ہے۔

خلاصہ بحث ونتائج:

عربی اردو اور انگریزی میں کرپٹو کرنسی پر معاصر لٹریچر کا مقاصد شریعہ کی روشنی میں جائزہ پیش کیا گیا ہے۔اس لٹریچر میں اس جدید کرنسی کی ماہیت ونظام کار کے ساتھ اس کی قانونی وشرعی حیثیت پر بھی کلام کیا گیا۔تین طرح کی رائے پائی جاتی ہے کہ ایک طبقہ اس کا مکمل حمایتی اور درست قرار دینے پر مصر ہے۔دوسرا گروہ اس کو سرے سے تسلیم نہیں کرتا اور اس کو ناجائز قرار دیتا ہے،جبکہ تیسرا طبقہ اعتدال کی راہ پر گامزن ہے کہ ان کا کہنا ہے کہ اس میں اگر بعض امور سے تحفظات ہیں تو ان کے حوالے سے غور کرکے امکانی صورتیں سامنے لائی جائیں۔ نقود کی تین خصوصیات ہیں وہ جس مادہ میں بھی وہ پائی جائیں،اسے نقود شمار کیا جاسکتا ہے۔1۔ذریعۂ مبادلہ ہو2۔قیمتوں کا پیمانہ ہو3۔دولت محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہو۔قائلینِ جواز ان خصوصیات کو کرپٹو کرنسی میں ثابت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ کرپٹو کرنسی وبٹ کوائن Bitcoin مال کے حکم میں ہے۔فقہاء کی بیان کردہ مال کی تعریف میں ہے کہ مال وہ شے ہے جس چیز کی طرف طبیعت (سلیمہ) مائل ہو،اور بوقت حاجت اسے محفوظ کرنا ممکن ہو۔ان کے مطابق دور حاضر میں ایسی بیسیوں اشیاء ہیں جنہیں غیر حسی ہونے کے باوجود شرعا مال تسلیم کیا گیا ہے۔

جبکہ مانعینِ جواز کے نزدیک یہ خصوصیات اس کرنسی میں ناپید ہیں لہذا یہ ناجائز ہے۔کوئی ایسی مجاز ومعتبر اتھارٹی کا وجود نہیں ہے جو اس کو اپنی ذمہ داری پر جاری کرسکے۔اس کے ضائع ہونے کے احتمالات کافی زیادہ ہیں۔اس کا آخر تعاقب ممکن نہیں ہوتا،لہذا اس کے ذریعے دہشت گردی اور ممنوع اشیاء کی تجارت کو فروغ مل سکتا ہے۔ اس کرنسی تک ہر عام وخاص کی بروقت رسائی ممکن نہیں۔ Blockchain کے ذریعے صفقات کی حفاظت کافی حد تک باعث اطمینان ہے لیکن یہ سارا حفاظتی نظام جن برقی آلات کے ذریعے سرانجام دیا جارہا ہے

۱"اسلامی شریعت مقاصد اور مصالح"،ص ۵۲۷

،ان کے نظام کار میں کسی بھی وقت خرابی آسکتی ہے۔ کسی حکومت یا حکمران کی طاقت اس کی پشت پر نہیں ہے جو اس کی رسد وطلب کی صحت و درستگی کی ضامن بنے اور اس کے تحت اس کی حقیقی حالت کو کنٹرول کرنا یا معلوم کرنا ممکن ہو پائے۔لہذا اس کی درست معلومات کا حصول ناممکن کے درجے میں ہے ۔اس کرنسی کی چھوٹی اکائیاں بآسانی دستیاب نہیں، نیز اس کا نظام کار پیچیدہ طریقے پر مشتمل ہے۔پوری دنیا میں سے واحد ملک جرمنی ہے جو اس کے زر اور کرنسی ہونے کو تسلیم کرتا ہے اس کے علاوہ کسی ملک نے سرکاری سطح پر اس کی ثمنیت کی حیثیت کو تسلیم نہیں کیا۔ کرپٹو کرنسی اور خاص طور پر بٹ کوائن کی قیمتوں میں نامعلوم وجوہات کی بناء پر غیر متوقع اور شدید ترین اتار چڑھاؤ جاری رہتا ہے ۔اس میں سرمایہ کاری کرنے والے کو مستقل ایک غیر یقینی کیفیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔گذشتہ چند مہینوں میں اس کی قیمت سو فیصد سے زائد بڑھ گئی ہے۔

اس کرنسی کی شفافیت بارے تحفظات ہونا امر واقع ہے البتہ ان تحفظات کی نوعیت کی تعیین کو شرعی اصولوں کی روشنی میں سامنے لانا ضروری ہے۔ فقہی حوالے سے اس کی ثمنیت بارے علماء ثمن خلقی و اصطلاحی اور مالِ متقوم کی شرائط کو پیش نظر رکھ کر اپنی آراء اور تحقیقات پیش کر رہے ہیں۔کسی شے کو زر تسلیم کرنے کا انحصار عوام کے تعامل پر ہے۔ حکومت کے علاوہ کوئی اپنے طور پر نجی سکہ بنا سکتا ہے تو حنابلہ و شوافع کے نزدیک یہ عمل جائز نہیں جبکہ احناف کے نزدیک مخصوص صورتوں میں ممنوع ہے۔اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے اس کرنسی سے لین دین نہ کرنے کے حوالے سے پاکستانی بینکوں کو اعلامیہ جاری کیا ہے۔

سفارشات:

تاریخی حقائق شاہد ہیں کہ تعاملِ ناس کی بناء پر اشیاء کو زر تسلیم کیا گیا البتہ فقہاء کی تصریحات کی روشنی میں اس جدید کرنسی کی بابت مزید تحقیق مطلوب ہے۔ اسلامی دنیا میں اس پر راہنما آسان لٹریچر کی فراہمی وقت کی ایک اہم ضرورت ہے تا کہ اس جدید کرنسی بارے ابتدائی معلومات کو فروغ ملے ۔جزئیات و قوانین مرتب کرنا اور اسے قانونی ڈھانچے میں لانا عصری ضرورت ہے۔ ملکی سطح پر ایک مجلس بنائی جائے جس میں علم و تحقیق کی بنیاد پر ارکان کو شامل کیا جائے اور جدید مسائل پر تحقیقات کر کے جوابات مرتب کیے جائیں۔ جامعات میں بلاک چین ٹیکنالوجی بارے آگہی کورسز کا اجراء کیا جائے۔